© rasailojaraid.com

موبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ جناب نصر اللہ خاں نے ان سے شکست کھائی
نصر اللہ خاں نے بھٹو صاحب کے اس سوال کے جواب میں کہ آپ وزیر
علیٰ ہو کر کیوں ہارے؟ کہا کہ میرے مقابلے میں تو فرشتہ کھڑا تھا میں
س سے کیسے جیت سکتا تھا اگر آپ کھڑے ہوتے تو آپ بھی ہارتے۔
س بات سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ وہ لوگوں میں کتنے مقبول تھے۔
نہوں نے اپنے پیچھے بے شمار عقیدت مندوں کو روتے بلکتے چھوڑا۔ اپنے
ابائی گھر والی مسجد میں رہنے والے طالبعلموں کا بڑا خیال رکھتے تھے۔
ھانے کا وقت ہوتا تو ہم سے کہتے کہ جاؤ اور ان سے پوچھ کر آؤ کہ کسی
چیز کی ضرورت تو نہیں ہے رمضان شریف میں ساری ساری رات جاگ کر
اللہ تعالیٰ کے حضور روتے رہتے اور دعا کرتے رہتے کمزوری اور
بیماری میں بھی ڈاکٹروں کے منع کرنے کے باوجود روزہ رکھتے رہتے۔
آپ کا وجود اقدس خداوند تعالیٰ کے نزدیک برکت کا اساس تھا
افغانستان کے تمام علماء اور علوم دینیہ کے طلباء جن کی تعداد لاکھوں میں
ہے آپ کی عقیدت اور خلوص کا مرکز تھے۔ سب مجاہدین اور قائدین آپ
کے ہاتھ کے لگائے ہوئے درخت ہیں۔ اس جہاد کی بنیاد بھی حقیقت میں
آپ نے اور آپ کے مخلص تلامذہ نے رکھی اس لیے تو مجاہد رہنما جن میں
سخت کوش اور خیال پرست رہنما بھی شامل ہیں آپ کا نام احترام سے
لیتے ہیں۔
اپنے اساتذہ سے بڑی محبت فرماتے تھے جن میں سب سے زیادہ
حضرت مولانا حسین احمد مدنی رح سے محبت کرتے تھے اکثر ان کی باتیں
کرتے رہتے تھے صبر کا مجسمہ تھے جس کا اندازہ اس بات سے لگ سکتا
ہے کہ ایک دفعہ بچپن میں میں (سلمان الحق) اور راشد الحق گھر میں کھیل
رہے تھے کہ باہر گھر کے دروازے پر ایک مہمان نظر آیا (جو کہ پاگل تھا
لیکن ہمیں بعد میں پتہ چلا) ہم اسے حضرت شیخ کے پاس لے کر چلے گئے
وہ پاگل ڈیڑھ گھنٹہ تک اوٹ پٹانگ باتیں کرتا رہا لیکن مجال ہے جو حضرت
شیخ رح نے ان کی طرف ٹیڑھی نظر سے دیکھا بھی ہو یا چہرے پر کبیرہ خاطری
کے آثار ظاہر ہوتے ہوں بس اسکی باتیں سنتے رہے مگر ہم سے بھی یہ نہیں
کہا کہ یہ کس کو لئے آتے ہو۔ بیماری کے عالم میں بھی مہمان سے ضرور ملتے میں
نے زندگی میں بہت سے بزرگ عالم دین دیکھے ہیں لیکن ان جیسا آدمی میری
نظروں سے ابھی تک نہیں گزرا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی
توفیق عطا فرمائے۔

از عرفان الحق حقانی بنیرہ حضرۃ شیخ الحدیث
متعلم دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک

پھول اور خوشبو!

- وہ ایک پھول تھا
جس نے اپنی خوشبو کی مہک سے ایک جہاں کو معطر کیا
- وہ علم و عرفاں کا
وہ زہد و تقویٰ کا
بلند و بالا مینارہ نور تھا۔
جس نے ہزاروں افراد کو نورِ علم سے منور کیا
- وہ جہد مسلسل کا نام تھا
جس کی شبانہ روز مساعی سے جہاد افغانستان
اں جہاد افغانستان
کامیابی و کامرانی سے ہمکنار ہوا
- وہ کردار کا غازی تھا
جس کے کردار اور سیرت اخلاق نے ایک عالم کو
ایک دنیا کو ایک جہاں کو اپنا گرویدہ بنایا
- وہ کیا گئے؟
کہ علم و فضل، زہد و تقویٰ، ایمان و عرفان
علم و حیا اور جود وستی کی دنیا کو سونی کر گئے
آج نہ صرف ہم
بلکہ تمام عالم
ان کے سانحۂ ارتحال اور واقعہ وصال سے
دورِ یتیمی سے گزر رہا ہے
اے خدا بار الٰہی
تیرے حضور غمزدہ عرفان دست بدعا ہے
کہ ہمیں اپنے عظیم دادا کے
نقوشِ پا پر چلنے کی سعادت سے
بہرہ ور فرما۔
آمین

کوئی حریف گداز نہاں نہیں ملتا
مذاق غم کا مجھے رازداں نہیں ملتا

© rasailojaraid.com